U.0528

العلماء ورثة الانبیاء



در مطبع چشمۂ فیض دہلی باہتمام محمد بخش رشید طبع شد

۱۲۷۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الوارث الحقیقی حق حمدہ والصلوۃ والسلام علی محمد
عبدہ ورسولہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ واحبابہ اجمعین ـــــ
اما بعد خادم العلما اضعف الطلبا امیدوار رحمت پروردگار فقیر حقیر محمد عبید ابو احمد خلف قاضی محمد عبد البا[قی]
متوطن و رئیس میرٹھ غفر اللہ لہ الذنب ووہب لہ العزت بخدمت شائقان علوم دینیہ و خواستگاران
مسائل ضروریہ کی عرض کرتا ہی جو کہ اس زمانہ مین سوای دیگر مسائل احکامیہ شرعیہ کی اکثر
خواہش اور حاجت مسائل فرائض کی سرکار انگلشیہ مین بہی ہوتی ہی اور نیز یہ علم بفحوای حدیث
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت نصف علم ہونیکی رکہتا ہی جیسا کہ فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی تعلموا الفرائض وعلموها الناس فانها نصف العلوم ترجمہ سیکہو فرائض کو اور
سکہاو لوگون کو بیشک تحقیق وہ نصف علمون کا ہی اور اکثر لوگ اس زمانہ مین سیکہنی زبان عربی
عاری ہین پس ضرور پڑا کہ ایک رسالہ علم فرائض مین کہ جس سی حق ہر ایک حقدار کا بخوبی ظاہر ہو
اور ہر کوئی مطالب و مسئلی کو اوٹہا سکی زبان مروج الحال اردو مین لکہا جاوی ہر چند یہ ہیچمدان
اور خاکپای عالمان لیاقت اس امر کی نہ رکہتا تہا مگر بوجہ مصر ہونی بعض احباب اور بجہت
فائدہ رسانی عوام مد نظر آسانی وکلا و مختاران و برادران دینداران کی کتب فقہی معتبرہ
مثل فتاوی عالمگیری اور فرائض شریفی اور نیز دیگر کتب حنفیہ سی استخراج اور
استنباط کرکی یہ رسالہ مسمی بہ محاصل الفرائض تاریخی مشتمل اوپر ایک مقدمہ اور
۱۲۹۱

پانچ باب اور چند فصلون کی زبان عام فہم اردو مین لکھا امید ناظران اور ماہران فن ہذا سے
کہ مولف کو خطاگیری اور عیب چینی سے باز رکہین شعر بپوش گر بخطا ہی رسی طعنہ مزن
کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود اور حالت حیات اور ممات مین ترکرد عای خیر سے محروم
اور محجوب نفرماوین قل لا اسئلکم اجرا ان اجری الا علی اللہ مقدمہ نزدیک
اہل علم کی چار حق ترکہ متوفی سے تعلق رکہتی ہین اول تجہیز و تکفین بیچ کی راہ پر دوسری
ادا کرنا قرضہ مورث کا تیسری جسقدر باقی رہی وصیت بموجب شریعت کی تہائی مال باقی ماندہ
پر جاری کیجاوی چوتہی بعد ان تینون حقوق کی وارثون متوفی پر موافق قرآن اور حدیث
رسول مقبول اور آثار صحابہ کرام اور اجماع امت خیر الانام کے تقسیم کرین اور وارث
حقدار تین قسم کی ہین اول اصحاب فرض دوسرے عصبات تیسری ذوی
الارحام اور کل وارث شرعی اڑتالیس نفر ہین بارہ اصحاب فرض اور سترہ
عصبات اور ساتہ ذوالارحام اور ایک موصی لہ اور ایک مولی الموالات اور اگر
کوئی نہو تو بیت المال مین داخل کیا جاوے ابتداء تقسیم ترکہ کی اصحاب فرض سے
کیجاوی اور اصحاب فرض وہ ہین کہ جو حصہ مقرر رکہتی ہین اگر ایک دوسری ہوتی مستحق
کم زیادہ کا ہوتا ہے اور اگر بعد دینے سہام اصحاب فرض کی کچہ باقی رہتے تو عصبا کو
دیا جاوی اور اگر کچہ نرہی تو عصبات محروم رہینگی اور اگر اصحاب فرض اور عصبات سے
کوئی بہی نہو تو ذوالارحام کو دیا جاوی اور اگر یہ بہی نہون تو موصی لہ کو دیا جاوے
اور موصی لہ وہ ہی کہ جسکی واسطی کل مال کی وصیت کی گئی ہو اور بہر مولی الموالات اور
اگر یہ بہی نہو تو مقر بالنسب کو دیا جاوے اور اگر یہ بہی نہو تو بیت المال مین داخل
کرے اور اگر بیت المال نہو تو مصرف بیت المال مین صرف
کیا جاوے اور حصہ ہاے مقررہ قرآنی چہ طرح پر ہین اول نصف دوسری چوتہائی
تیسری آٹہوان چوتہی دو تہائی پانچوین تہائی چہٹی چہٹا اور مخارج اونکے
دو اور چار اور آٹہ اور تین اور چہ اور بارہ اور چوبیس چنانچہ دو
مخرج نصف کا ہے اور تین مخرج تہائی اور دو تہائی کا ہے اور چار مخرج چوتہائی

آور نصف کا ہے آور چھہ مخرج چھٹی آور نصف آور دو تہائی آور تہائی کا ہے آور آٹھہ
مخرج آٹھوین آور نصف آور چوتہائی کا ہے اور بارہ مخرج نصف آور دو تہائی اور تہائی آور
چوتہائی آور چھٹی کا ہے آور چوبیس مخرج نصف اور دو تہائی آور تہائی آور چوتہائی اور
چھٹی اور آٹھوین کا ہے آور اصحاب ان سہاموںکے بارہ نفر ہین منجملہ اونکی چار مرد ہین آول باپ
دوسرے دادا تیسرے بہائی اخیافی چوتہی خاوند آور آٹھہ عورات ہین اول مان
دوسری دادی تیسری بیٹی چوتہی پوتی نیچتیک پانچوین بہن عینی یعنی جو مان اور باپکی
طرف سے ہو آور چھٹی بہن علاتی یعنی جو باپکی طرف سے ہو ساتوین بہن اخیافی جو مانکی
طرف سے ہو آور آٹھوین زوجہ جورو چنانچہ ذکر ہر ایک کا اندر پانچہ باب او چند فصلونکی بیان کیا
جاتا ہے تاکہ طالبان صادق اور خواہندگان شائق کو حصہ کامل حاصل ہو **باب پہلا**
بیچ بیان حصہ ہای اصحاب فرض کی مشتمل اوپر بارہ فصلونکی **فصل پہلی بیچ ذکر باپکی**
باپکی واسطی تین حال ہین آول درصورت ہونے اولاد یعنے بیٹی یا پوتے کی چھٹا
دوسری درصورت ہونی بیٹی یا پوتیکی چھٹا کامل ہے اور جو کچہ باقی رہے تیسرے درصورت
لاولد جانی مورثکی کل دیا جاوے **فصل دوسری بیچ ذکر داداکے** دادا درصورت
نہونی باپکے قایم مقام باپکا ہوتا ہے اور درصورت ہونی باپکی محروم ہے مگر چار مسلونمین
مثل باپکی نہین ہے جیساکہ باپ کل بہائی اور بہنونکو محروم کرتا ہے اور دادا بقول
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی برخلاف امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کے کہ
نزدیک اونکے دادا مثل باپکی نہین ہے مگر قول امام صاحب کا صحیح ہے اور فتوے بہی
اوسی قول پر ہے **فصل تیسری بیچ ذکر بہائی اخیافیکے** اولادمانکی لئی تین
حال ہین اول چھٹا اگر ایک ہو اگر دو یا دو سے زیادہ ہوان تو دو تہائی اور مرد اور
عورت اونکی برابر ہین تقسیم ترکہ مین تیسرے درصورت ہونے اولاد یا دادا میت کی
محروم ہین **فصل چوتہی بیچ ذکر زوجکی** خاوند کے لئی دو حال ہین اول درصورت نہونے
اولاد یا اولاد اولاد میت کے نصف اور دوسرے درصورت ہونی اولاد یا اولاد اولاد کے
چوتہائی **فصل پانچوین ذکر حصہ مانمین** مانکی لئی تین حال ہین آول درصورت

مخرج	سہام
٢	١/٢
٤	١/٤ ١/٢
٨	١/٨ ١/٢
٣	١/٣ ٢/٣
٦	١/٦ ١/٣ ٢/٣ ١/٢
١٢	١/٢ ١/٣ ١/٤
٢٤	١/٢ ١/٣ ١/٦ ١/٤ ٢/٣ ١/٨

مسئلہ ۲
اب ۱
مسئلہ ۶
اب جد
مسئلہ ۶
اخ اخیافی ۱
مسئلہ ۲
اختین اخ اخیافی ۱
مسئلہ ۴
ابن ابن ۳
مسئلہ ۲
اب ۱

ہونی اولاد یا دو بہن بہائی کے چہٹا اور درصورت نہونی انکی کی تہائی یعنی تیسری تہائی
بعد دینی حصہ زوج زوجہ کی اور یہہ سوائے دو مثلونکی نہیں ہے اول یہ کہ ہندہ فوت
ہوئی اور اوسنی ایک زوج اور ماں باپ چہوڑے زوج ام اب دوسری
زید فوت ہوا اور اوسنے ایک زوجہ اور ماں باپ چہوڑی زوجہ ام اب
اور اگر بجای باپکی ہمراہ ماںکی دادا ہو تو ماںکو تہائی کل کا دیا جاوے مگر امام ابو یوسف
اس صورت مین بہی دادا کو مثل باپکی کہتی ہین الا چہٹا ماںکا کسیوجہ سے کم نہین ہوتا **فصل**
چہٹی بیان نانی دادیونمین حصہ نانی دادیونکا چہٹا ہوتا ہے ایک ہو یا زیادہ
اور کل اونہی نانی دادیونکی محروم ہوتی ہین درصورت ہونی ماں میت کے اور ساقط
ہوتی ہین دادین جانب دار ماںکی ساتہہ باپکی اور محروم کرتی ہین نانی دادین قریب کے
بعیدہ کو خواہ کسی جہت سے ہون یعنی وارثہ ہون یا محجوبہ مثال انکی یہہ ہے زید فوت ہوا
اور اوسنی ماں اور باپ اور ماں باپکی اور ماں ماں ماںکی وارث چہوڑی پس کل
ترکہ باپکو پہونچتا ہے کسواسطے کہ ساقط ہوتی ہے دادی ہمراہ باپکی اور دادی
قریب کی حاجب ہوتی ہے دادی بعیدہ کو اگر ہون دادین دو قرابت یا زیادہ کے
جیساکہ ماں ماںکی اور نیز یہی ماں ماں باپکی بہی ہوتی ہے پس تقسیم ہوگا ترکہ چہٹا چہٹا
بموجب مذہب امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے اعتبار کرکی ابدانکی متن برخلاف
محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کہ وہ دو تہائی باعتبار جہاتکی دیتی ہین **فصل ساتوین ذکر بیٹیونمین**
بیٹی صلبی کی لئی تین حال ہین اگر ایک ہو تو نصف اور جو دو یا دو سے زیادہ ہون
تو دو تہائی اور جو ہمراہ اپنے بہائی بہی رکہتی ہون تو للذکر مثل حظ الانثیین یعنے
دوہرا مرد کو اور اکہرا عورت کو **فصل آٹہوین ذکر پوتیونمین** پوتین درصورت
نہونے بیٹیونکی مثل بیٹیونکی ہین یعنے اگر ایک ہو تو نصف اور جو دو یا دو سے زیادہ
ہون تو دو تہائی اور درصورت ہوئے بیٹیون صلبی کی چار حال ہین اگر ایک بیٹی
صلبی ہو تو پوتیونکو خواہ ایک ہو یا زیادہ چہٹا دیا جاویگا اور اگر بیٹیان دو یا دو سے
زیادہ ہون تو پوتیان محروم رہینگے البتہ اگر ہمراہ اپنی لڑکا رکہتی ہون تو للذکر مثل

خط الانثیین ہوگا اور درصورت ہونی بیٹی کی پوتا پوتی محروم محض رہنگی **فصل نوین بیان**
بہن عینی مین عینی اوسکو کہتی ہین کہ جو دو بہن بہائی یا بہن بہن یا بہائی بہائی ایک
مان باپ سے ہون پس بہن عینی کی انی چار حال ہین اگر ایک ہو تو نصف اور جو دو یا دو سے
زیادہ ہون تو دو تہائی اور جو بہائی بہی ہمراہ ہو تو لذکر مثل حظ الانثیین دیا جاوے
اور اگر میت کی بیٹیان ہی ہونگی ۔ تو ہمراہ اونکے عصبہ ہونگی اور درصورت
ہونی بیٹی یا پوتیکی محروم محض رہنگی **فصل دسوین ذکر بہن علاتی مین** علاتی
ہون دو بہن بہائی یا بہن بہن یا بہائی بہائی کو کہتے ہین کہ ایک باپ اور ماں بین علحدہ
علحدہ ہون پس بہن علاتے مثل بہن عینی کی ہے او سوقت کہ بہن عینی نہو اور
اوسکی بہی پانچ حال ہین اگر ایک ہو تو نصف اور جو دو یا دو سے زیادہ ہون
تو دو تہائی اور اگر ایک بہن عینی ہو تو چہٹا اور جو بہن عینی دو یا دو سے زیادہ
ہون تو بہن علاتی محروم رہیگی مگر اوسوقت کہ ساتہ اپنی بہائی بہی رکہتی ہون تو
لذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوگا اور اگر میت کی بیٹی یا پوتین ہونگی تو بہن علاتے عصبہ
ہونگی اور درصورت ہونے بیٹی یا پوتی یا پاپکی بہن علاتی محروم محض رہیگی
فصل گیارہوین بہن اخیافیمین اخیافی جن دو بہائی بہن یا
بہن بہن یا بہائی بہائیکی باپ دو اور ماں ایک ہو اونکو باہم اخیافی بہائی
بہن کہتی ہین پس ذکر بہن اخیافی کا بہائی اخیافیمین آگیا **فصل بارہوین**
حق جوروئین جورو کی واسطے دو حال ہین اول چوتہائی اور یہ اوسوقت ہے
کہ میت کی اولاد یا اولاد کی اولاد نہو اور درصورت ہونی اولاد یا اولاد کی اولاد
کے آٹہوان حصہ دیا جاویگا اور وقت وفات میت کی دو یا تین یا چار یا جی جورویں
رہے ہونگی تو چوتہائی اور آٹہوین مین شریک رہینگی **باب دوسرا بیان**
عصبات اور اسبابمین چار فصلین ہین اور عصبہ ہی چار ہے
قسم کی ہوتے ہین عصبہ بنفسہ اور عصبہ بغیرہ اور عصبہ مع غیرہ
اور عصبہ نسبی **فصل پہلے بیان عصبہ بنفسہ مین**

عصبہ بنفسہ ہر ذکر ہے کہ نہیں داخل ہوتی اوسمین عورت اور وہ بترتیب لفظ مین یہ بیٹا ہے پہر پوتا
ہے پہر بیٹا پوتیکا ہے پہر دادا ہے پہر پردادا ہے پہر بہائی عینی ہے پہر بہائی علاتی
ہے پہر چچا عینی ہے پہر چچا علاتی ہے پہر چچا زاد عینی بہائی ہے پہر چچا زاد علاتی
بہائی ہے پہر غلام کا آزاد کیا گیا ہو پس اول اونکا اولی ہے ترکہ مین دوسری سے
اور دوسرا تیسری سے اسی ترتیب پر **فصل دوسری عصبہ بغیرہ مین**
عصبہ بغیرہ وہ عورات ہین کہ عصبہ ہوتی ہین ساتہ اپنی دو عورات کہ عصبہ مقرر ہوتی ہین جیسا کہ
بیٹا کہ عصبہ کرتا ہے بہن اپنی کو ہمراہ اپنے ہین بیٹی اور بہائی ہی پوتا اور بہن عصبہ ہوتی
ہے پہوپی ہمراہ چچا کے اور مالک ہوتا ہے چچا کل ترکہ کا **فصل تیسری عصبہ**
مع غیرہ مین عصبہ مع غیرہ عورات ہین کہ عصبہ ہوتی ہین ساتہ دوسری عورتونکی
جیسا کہ بہن ہمراہ بیٹیونکی **فصل چوتہی عصبہ نسبی مین** عصبہ نسبی مولای
عتاقہ ہے اور یہہ آخر عصبات کا ہے اور نہین وارث ہوتین عورات ورثہ عتق سے

باب تیسرا ذوالارحام اور مولی الموالات مین اور اس باب مین

تین فصلین ہین **فصل پہلی ذکر ذوالارحام مین** ذوالارحام سات
قسم کے ہین اول اولاد بیٹیونکی دوسرے بیٹے دہیونکی تیسرے نانا اوپر تک چوتہی
نانیان پانچوین بیٹیان بہائیونکی اور بیٹین بہنونکی چہٹی خالین اور پہوپیان ساتوین
چچا مادری اور ترتیب انکی مثل ترتیب عصبات کی ہے کہ جو شخص انکا مقدم ہوگا وارث
ہوگا کل ترکہ کا اور اگر جمع ہوں چند عدد ایک جگہ پس تقسیم کیا جاویگا درمیان
اونکے اوپر عدد داونکی کے بموجب مذہب امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے للذکر مثل
حظ الانثیین نہ اوپر عدد باپون اونکے کے مثال اوسکی یہ ہے کہ زید فوت ہوا اور
اوسنے ایک بیٹے بہائی عینی کی اور ایک بیٹا بہن عینی کا وارث چہوڑے

بیٹی بہائیکے ۶ بیٹا بہنکا ع

پس ملیگا اونکی دو سہام بیٹی بہنکو اور ایک سہام بیٹی بہائی کو جیسا کہ گذرا باب عصبات مین
اور اگر ایک اونکا قریب ہو واسطہ عصبیت کی سے اور دوسرا واسطہ فرضیت سے پس صاحب

فرضیت کا اولی ہوگا واسطہ دار عصبیت سی مثال اوسکی یہہ ہے کہ زید فوت ہوا اور اوسنی
ایک بیٹی پوتیکی اور ایک بیٹا دہوتیکا کہ وہ صاحب فرض اور یہہ ذوالارحام ہے پس
کل ترکہ بیٹی پوتیکو دیا جاوے مسئلہ اگر ایک بیٹی چچا کی اور ایک بیٹی پھوپیکی وارث رہین تو
کل ترکہ بیٹی چچا کو بوجہ اولاد عصبہ کے دیا جاوے کسواسطی کہ اولاد عصبہ کے اولی ہے اولاد ذوالارحام
مسئلہ زید فوت ہوا اور اوسنی پھوپی اور خالہ وارث چھوڑین المسئلہ ۳
دو سہام پھوپیکو واسطی قرابت باپکی اور ایک سہام خالہ کو واسطی قرابت ماکی مسئلہ زید فوت
ہوا اور اوسنی پھوپیاں یا خالیں متفرق چھوڑین یعنی ایک عینی اور دوسرے علاتی اور تیسرے
اخیافی اور ایسا ہی اولاد بھائی کی پس عینی اونکا اولی ہے علاتی سے اور علاتی اخیافی سے

فصل دوسری مقر بالنسب میں مقر بالنسب اوسکو کہتی ہین کہ ایک شخص غیر معلوم النسب کہی کہ میت
باپ میرا تھا یا بیٹا میرا تھا یا بھائی میرا تھا علی ہذا القیاس دیا جاوے ترکہ مقر بالنسب کو اوسوقت
کہ موافق مورث مقر ساتھ نسب اوسکی کے ساتھ اصرار تاکی کہ یہہ شخص بیٹا میرا ہی یا باپ میرا ہے
یا بھائی میرا ہی

فصل تیسری بیان مولی الموالات مین مولی الموالات اوسکو کہتی ہین
کہ ایک شخص مجہول النسب دوسری مجہول النسب سی یا معلوم النسب مجہول النسب سے کہی کہ
ہم دونون وارث بنجاوین اور دوسرا منظور کر لیوی اور یہہ مسئلہ اوسی شخص کی جانب سی
ہو سکتا ہے کہ اوسکی کوئی وارث وارثان مذکوران بالاسی نہو پس اوسکو مولی الموالات کہتے
ہین اور حق انکا حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت ہی جیسا کہ فرمایا آپنے اولاد...
اور اگر یہہ بھی نہو تو ترکہ بیت المال مین داخل کیا جاوی اور اگر بیت المال نہو تو مصرف
بیت المال مین صرف کیا جاوی

باب چوتھا بیان قواعد استخراج مین اور اسمین دو فصلین ہین

فصل پہلی حجب مین حجب لغت مین روکنی کو کہتی ہین اور حجب دو طرح کا
ہوتا ہے حجب نقصان اور حجب حرمان اور صاحب حجب نقصان کی پانچ نفر ہین
۱ خاوند ۲ جورو ۳ ماں ۴ بہن علاتی ۵ پوتی چنانچہ حجب ہوتا انکا جدول نیچی ظاہر ہوتا ہے

بہن عینی	بیٹی	اولاد و اولاد بہن بھائی	اولاد مورث	اولاد مورث	حاجب
بہن علاتی	پوتی	ماں	جورو	خاوند	محجوب
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	سہام اصلی
۱۳	۱۳	۱۳	۱۹	۱۶	سہام محجوبہ

اور حجب حرمان آٹھہ نفرونکی ساتھہ ہوتاہی کہ کبھی وارث ہوتی ہین اور کبھی محجوب جیساکہ دادا ساتھہ
باپکی اور پوتا ساتھہ بیٹیکی نیچتک اور بھائی عینی ساتھہ بیٹی اور پوتیکی نیچتک اور ساتھہ باپکی بالاتفاق
اور ساتھہ داداکی نزدیک ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی اور بھائی علاتی ساتھہ بیٹی اور پوتیکی نیچتک اور ساتھہ
باپکی بالاتفاق اور ساتھہ داداکی نزدیک ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی اور ساتھہ بھائی عینی اور بہن عینی
کے اسوقت کہ عصبہ معہ غیرہا ہوں اور محجوب ہوتےہین بھتیجہ ساتھہ بیٹی اور پوتیکی نیچتک اور محروم
ہوتی ہین چچا ساتھہ بیٹی اور پوتیکی نیچتک ورا ایسا ہی محروم ہوتی ہین اولاد چچا کی اور چچا باپکی ساتھہ
بیٹی اور پوتیکی نیچتک اور ساتھہ باپ اور دادا و بھائی عینی اور علاتی کی ۔ اور محروم الارث چار
ہین مسلمان کافرسے اور کافر مسلمان سے اور قاتل مقتول سی اگر مارا ہو ناحق خواہ جانکر خواہ نادانستگی
سے اور بہی قصاص آیا ہو قاتل پر یا کفارہ ہی دیا ہو اور تیسرے حر کو غلام سی اور غلام کو حر سے
چوتھی اختلاف ولایت یعنی حربی کو ذمی سے اور ذمیکو حربی سی اور اسیطرح وہ دو حربی کہ جو دو
مقام مین رہتی ہوں جیساکہ ترک اور ہندوستان

فصل دوسری بیان عول مین

عول لغت مین زیادہ کرنیکو کہتی ہین اور یہہ اوسوقت ہوتاہی کہ سہام عدد رؤس پر پوری پوری
تقسیم نہو سکین اور مخرج عولکی سات ہین چار اون مین سے وہ ہین کہ نہ عول ہونگے اور وہ ایک ۱ دو ۲ اور تین ۳
اور چار ۴ اور آٹھہ ہین اور تین وہ ہین کہ عول ہونگی چنانچہ چہ کہ یہہ دس تک عول ہوگا طاق اور
جفت اور بارہ کہ عول ہوگا سترہ تک طاق اور چوبیس کہ عول ہوگا ستائیس تک عول واحد
جیساکہ واقع ہوا مسئلہ منبریہ مین اور وارث اوسکی یہہ ہین ———— ایک زوجہ
اور دو بیٹیاں اور ماں باپ المسئلہ ۲۴ عول ۲۷

فصل تیسری بیان تماثل اور تداخل اور توافق اور تباین مین

تماثل برابر اور ایک جنس ہونی
دو عدد کو کہتی ہین جیساکہ تین اور تین یا نو اور نو اور **تداخل** اوس عدد کو کہتی ہین کہ جو دوسرے
عدد پر پورا پورا تقسیم ہوجاوے جیساکہ چہ اور دو کہ دو چہ مین سی تین بار جاسکتاہے اور سولہ
اور چار کہ چار سولہ مین سی چار بار جاسکتاہے **توافق** توافق اوسکو کہتی ہین کہ دو عدد کو عدد
تیسرا عدد پورا پورا تقسیم کردیوی جیساکہ چہ اور نو کہ ان دونوں کو عدد تین پورا پورا تقسیم کرسکتاہے
اور سولہ اور بارہ کہ ان دونونکو عدد چار تقسیم کرسکتاہے **تباین** تباین اوسکو کہتی ہین کہ

کرنی اور عدد سوای عدد ایک کی تقسیم نکرسکی اور طریق دریافت کرنی موافقت اور مباینت کا
یہ ہی کہ دونون عددونمین سے ایک ایک کہوتا جاوی یہانتک کہ برابر ہوجاوین درجہ مین پس اگر
باقی رہی اونمین سی عدد ایک پس یہ علامت مباینت کی ہے اور اگر رہی اونسی عدد دو وہی
علامت ہی توافق کی اور اگر ہوگی موافقت باہم دو کے پس کہیا ویگی با لنصف اور اگر ہوگی
نسبت تین کی پس بولیجاویگی با لثلث اور اگر ہوگی ساتہ چار کی کہیجاویگی با لربع ۔

فصل چوتہی بیان مقاسمت مین اگر سہام ہر حصہ دار کی پوری پوری تقسیم
ہوسکین تو کچہ ضرورت ضرب اور تقسیم کی نہوگی اور اگر کسر ہوگی تو نظر کیجاویگی اوپر چار
چیزون تماثل اور تداخل اور توافق او تباین مین چنانچہ پانچہ مثالین اون پانچہ صورتونکی لکہی
جاتی ہین مثال پہلی

المسئلہ من ٦

چونکہ اسصورت مین سہام مسئلہ کی رؤس پر پوری پوری تقسیم ہوگئی اسواسطی کچہ ضرورت ضرب
اور تقسیم کی نہوی مثال دوسری

المسئلہ من ۱۲

چونکہ کسر ہر فریق مین ہی اور رؤس ہر فریق کی برابر ہین اسواسطی رؤس واحد کو کہ وہ تین
ہین اصل مسئلہ مین ضرب دیا تصحیح ہوا مسئلہ اٹہارہ سی مثال تیسرے ۔

المسئلہ من ۱۲ تصحیح من ۱۸

اول چہہ سی بنا اور پہر ضرب دیا اوسکو رؤس چہونمین کہ وہ بیس ۲۰ ہین مضروب اور سکا ایکسو بیس ۱۲۰
پس منجملہ اوسکی بیس ۲۰ دادیونکو اور اسی ۸۰ بیٹونکو اور بیس چچونکو پہونچتی ہین مثال چوتہی توافق سے

المسئلہ من ٦ تصحیح من ٩

مسئلہ تین سے بنا اور درمیان رؤس اور سہام کی نسبت نصف کی ہتی پس ضرب دیا نصف کو
تین مین مضروب اوسکا نو ہوا منجملہ اوسکی تین ماکو اور ایک ایک چچونکو دیگئی مثال پانچوین

المسئلہ من ۳ ص ۱۵

اول مسئلہ تین سی بنا چونکہ درمیان تین اور پانچہ کی تباین ہی پس ضرب دیا تین کو پانچمین
مضروب اوسکا پندرہ ہوا چنانچہ منجملہ اوسکی پانچہ ماکو اور دو دو چچونکو پہونچتی ہین ۔ پس
اسیطریق سی کل مسائل تصحیح ہونگی **فصل پانچوین مقاسمت الجد مین** اگر واقع ہو دادا

ہمراہ بہائی بہن عینی یا علاتیکی پس دیا جاویگا دادا کو جو لسا کہ افضل ہوگا تقسیم مین اور قاعدہ استخراج حصہ دادا کا یہہ ہی کہ فرض کریوی دادا کو ساتھہ بہائی جبکی بہائی درعلاتی کم کردیتی ہین حصہ دادا کا درصورت ہونی عینی کی اورجب لیلیتی سے دادا حصہ اپنا پس علاتی نکل جاتی ہین درمیانسی حاجب ہونیکر ساتہہ عینی کی مگر جبکہ ہوگی بہن علاتی تنہا لیگی حصہ فرضی اپنا اور وہ نصف ہی اور اگر باقی رہیگا کچہہ تو مالک ہونگی علاتی اور اگر نہ رہیگا کچہہ تو نہ مالک ہونگی مثال اوسکے یہہ ہے

المسئلہ من ۵ تصحیح من ۲۰

جد — اخ عینی — اخ علاتی — اخت عینیہ

پس اسصورت مین گردانی ہمنی واسطی دادا کی وہ چیز کہ بہتر تہی واسطی دادا کی اور وہ یہہ ہی کہ کیا دادا کو بہائی اور دی اوسکو دو سہام منجملہ پانچہ کی اور باقی رہی تین — نہ تقسیم ہوسے بوجہ کسر کے ضرب دیا اصل مسئلہ کو دو مین حاصل ہوی دس پس واسطے دادا کے چار اور بہن کو پانچہ باقی رہا ایک پہر ضرب دیا صدر کو دس کو تصحیح مسئلہ مین حاصل ہوسے بیس پس پورا ہوا مسئلہ بیس سے کہ منجملہ اوسکی آٹہہ دادیکو اور دس بہن عینیکو اور ایک ایک بہائیون علاتیکو اور جسوقت کہ رہی ہون صاحب سہامونکی مختلط باہم پس دادا کو بعد دینی فرضی حصونکی جو لسا کہ افضل — ہوگا دادا کو دیا جاویگا جیساکہ تقسیم کیا جاتا ہے ساتہہ انکی زوج اور دادا اور بہائی اور تہائی مابقی کا ہمراہ دادی اور دو بہائیونکی دادا کو دیا جاوسے اور چہٹا کل کا ساتہہ بیٹی اور دو بہائیون اور دادیکی دادا کو دیا جاوی اور جسوقت کہ ہوسے تہائی باقی کا بہتر واسطی دادا کی اور نہ صحیح ہو باقیونپر پس ضرب ہوسے مخرج تہائیکو اصل مسئلہ مین اور اگر چہوڑی مورث نے دادا اپنا اور بیٹی اور ماں اور بہن عینی یا علاتی پس چہٹا تہہ دو کا واسطے دادا کی اور عول ہوگا مسئلہ تیرہ تک اور کچہہ نہ دیا جاویگا بہن کو —

المسئلہ من ۱۲ عول ۱۳

زوج — ام — بنت — جد — اخت علاتیہ

مسئلہ بارہ سی بنایا گیا اور پہر دیا بیٹی کو نصف وہ چہہ ہی اور خاوند کو چوتہائی وہ تین ہے اور دادا کو چہٹا وہ دو ہین پس باقی رہا ایک اور مستحق ہے ماں چہٹی کل کی پس زیادہ کیا ایک پس ہوگئی دو اور عول ہوا مسئلہ تیرہ پر اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نہین گردانتی ہین بہن عینی یا علاتیکو ہمراہ دادا کی صاحب فرض سے مگر مسئلہ کدریہ مین اور وہ یہہ ہے

مسئلہ عول ۹ تصحیح ۲۷

زوج — ام — جد — اخت عینی یا علاتیہ

اول مسئلہ چھ سے بنا پس نصف اوسمین سی زوجکو اور تہائی ماںکو اور چھٹا دادیکو اور نصف
کل کا بہن کو دیکئی چنانچہ مسئلہ نو پر عول ہوا اور پہر سہام رسیدہ بہن کو کہ وہ تین ہین بغرض
قایم کرنی دادا اور بہنکی باہم بہن بہائی جیساکہ بیان کیا گیا ابتدای فصل مین روس مسئلہ یعنی
تین کو عول مین ضرب دیا صحیح ہوا مسئلہ ستائیس سے اور پہر ضرب دیا تین کو سہام زوج مین
کہ مضروب اوسکا نو ہوا اور سہام ماںکو بہی اسیطرح ضرب دیا تو چہ ہوئے پس باقی رہی مسئلہ
کل تصحیح شدہ مین سی بارہ سہام تقسیم کیا اونکو دادا اور بہن پر للذکر مثل حظ الانثیین چنانچہ آٹھہ
دادا کو اور چار سہام بہن کو پہونچی اور نام رکہا گیا اس مسئلہ کا اکدریہ کیواسطے کہ دریافت
کیا تہا عورت نی قوم اکدر سی اور اگر ہوگا بجائی بہن کی بہائی یا دو بہنین پس نہ عول ہوگا
مسئلہ

فصل چھٹی ذکر رد مین

رد خلاف عول کا ہوتا ہے اور رد یہہ ہے کہ سہام باقی ماندہ اصحاب فرضکی رد کیجاتی ہین اصحاب
فرض پر اور یہہ اوسوقت ہوتا ہے جبکہ عصبات نہون مگر رد نہین کیا جاتا ہے اوپر زوج
اور زوجہ کے اور طریق رد کرنیکا یہ ہے کہ اگر کل روس اصحاب رد سے ہوں تو کم
کردیا جاوی مسئلہ بعد دینی سہام اونہی اصحاب فرضکی اور سہام رد کی چار طرح پر
ہوتی ہین — دو — اور تین — اور چار — اور پانچ چنانچہ مثالین اونکی یہہ ہین مثال اول
المسئلہ من ۲ الرد ۲

	اخت	اخت
مثال دوسری المسئلہ من ۶ الرد ۳	اخت لام ۲	ام ۱
مثال تیسری المسئلہ من ۶ الرد ۴	جدہ ۱	اخت لاب ۳
مثال چوتہی المسئلہ من ۶ الرد ۵	بنت ۳	اخت ۱	ام ۱

اور اگر مسئلہ مین وہ شخص بہی ہون کہ نہین رد کیا جاتا ہے اوپر اونکی اور وہ زوج زوجہ ہین
اور ہوین اصحاب رد کی ایک جنس سی پس دیا جاوی پہلی حصہ فرضی اوسی زوج یا زوجہ کو
اقل مخرج اوسکی سے اور پہر تقسیم کری باقیکو اوپر عدد روس اہل رد کی مگر یہہ کہ مستقیم بہی
ہوتا ہو مسئلہ جیساکہ میت سی زوج اور تین بیٹیان رہین پس بعد دینی چوتہائی زوجکی ایک
باقی سہام تینو پر تقسیم کیا گیا اور اگر نہ مستقیم ہو مسئلہ جیساکہ زوج اور چھ بیٹیان المسئلہ من ۴
پس بعد دینی چوتہائی زوجکی تین باقی رہی اور درمیان تین اور روس بیٹیونکی

نسبت تباین کی ہی پس ضرب دیا وفق رئوس اوسکیکو اور دہ دو ہے مخرج زوج مین اور یہ چار ہی پس مضروب اوسکا آٹھ ہوا اور منجملہ اوسکی دو زوج کو اور ایک ایک بیٹیونکو ہونگی اور اگر ہو درمیان رئوس اور مابقی مسئلہ کی موافقت پس ضرب دیوے وفق رئوس اوس شخص کو مخرج کیا جاتا ہے اوپر اوسکی مخرج اوس شخص مین کہ نہین رد کیا جاتا ہے اوپر اوسکے اور اگر ہو تباین درمیان رئوس اور مابقی کی مثال اوسکی یہہ ہے

المسئلہ من آٹھ

زوج بنت پانچ لفر

ضرب دیا کل رئوس کو اصل مسئلہ مین حاصل ہوئی سہام ہر ایک کی اور اگر ہون عدد اونکی کہ رد کیا جاتا ہے اوپر اونکے دو یا تین جنس سے ہمراہ اونہی زوج یا زوجہ کے اور نہ مستقیم ہو مسئلہ پس دیا جاوی حصہ فرضی اونہی زوج زوجہ کو اقل مخرج اونکی اور ضرب دیا جاوے مخرج کل مسئلہ اوس شخص کو کہ رد کیا جاتا ہے اوپر اوسکے تخریج فرض اوس شخص مین کہ نہین رد کیا جاتا ہے اوپر اوسکی پس حاصل ہوگا مسئلہ اور اگر چاہی کہ دریافت کرے سہام ہر ایک حصہ دار کو پس ضرب دیوی سہام باقی ماندہ اوس شخص کو کہ نہین رد کیا جاتا ہے اوپر اوسکے ہمراہ رئوس اوس شخص کی کہ رد کیا جاتا ہے اوپر اوسکے اوپر ضرب دیوے مسئلہ اوس شخص کو کہ رد کیا جاتا ہے اوپر اوسکی مخرج اوسکے کی کہ نہین رد کیا جاتا ہے اوپر اوسکے مثال اوسکے یہہ ہے

المسئلہ تصحیح من ۲۰

زوجہ اخوات لاف جدات

اصل مسئلہ مخرج فرض زوجہ سے بنا اور بعد دینی سہام زوجہ کے باقی رہے تین اور مخرج اصحاب رد کا پانچ تھا پس ضرب دیا پانچ کو چار مخرج زوجہ مین کہ نہین رد کیا جاتا ہے اوپر اوسکے پس مضروب اوسکا بیس ہوا چنانچہ منجملہ اوسکے پانچ زوجہ کو اور دس خواہرکو اور پانچ جدات کو پہنچا پس اسے طریق سے کل مسائل رد ہونگی

فصل ساتوین بیان قواعد تصحیح مسائل مین

بنایا جاوی مسئلہ کم سہامونسے ایسا کہ ممکن ہو تقسیم ہونا بلا کسر کے۔ اور جاننا چاہئی کہ کل مسائل سات طور پر تقسیم ہوا کرتی ہین چنانچہ تین اونمین سے درمیان سہامونکے ایسی سہام کہ لیجاتی ہین مخرج وارثوں اور رئوس وارثونکی ہے اور چار اونمین سے وہ ہین کہ تصحیح ہوتے ہین درمیان رئوس اور رئوس کی

پس اگر چاہی کہ تقسیم کری سہام وارثونکو درمیان وارثونکی جیسا کہ مورث نی ایک خاوند اور
ایک بہن عینی وارث چھوڑی — المسئلہ من ۲ — زوج ۱ اخت ۱ — پس نہین حاجت درمیان
اسکے سوا اسکی کہ تقسیم کیا جاوی درمیان دونونکی نصف نصف اور ایسا ہی ہے کہ چھوڑے
مورث نے ماں باپ اور دو بیٹیان — المسئلہ من ۶ — بنت ۲ بنت ۲ ام ۱ اب ۱ — اور اگر کم ہون
سہام ایک گروہ کی اور موافقت ہو درمیان رؤس اور سہام اونہی وارثونکی پس
ضرب دیا جاویگا وفق عدد رؤس اصل مسئلہ مین مثال اوسکی یہہ ہے —

المسئلہ من ۶ — ص ۳۰

اور جو رؤس کہ کم ہون سہام اونکی اصل مسئلہ مین پس ضرب دیا جاویگا رؤس
کو اصل مسئلہ مین جیسا کہ زوج اور ماں اور دس اولاد — المسئلہ من ۱۲ تصحیح ۱۲۰ — زوج ام اولاد ما بقی

اور اگر درمیان رؤس یا وفق رؤس اور مسئلہ کی نسبت تماثل پائی جاوے
پس ضرب دیا جاویگا ایک اونہی عددونمین اصل مسئلہ مین جیسا کہ چھہ بیٹیان اور تین دادیان
اور تین چچی رہین — المسئلہ من ۶ تصحیح ۱۸ — مثال

بنات چھہ نفر ۴ — دادیان تین نفر ۱ — چچا تین نفر ۱

اور اگر ہو درمیان رؤس کی
نسبت توافق کی پس ضرب دیا جاویگا ایک وفق اونہی عددونکا گروہ دوسری مین اور دوسرا
تیسری مین اور پہر ضرب دیا جاویگا مضروب کل اصل مسئلہ ہر وارث مین مثال

المسئلہ من ۲۴ تصحیح — ۲۱۰

زوجہ — بنات دس نفر ہر واحد — جدات ... نفر ہر واحد — چچا ... نفر ہر واحد

فصل آٹھوین دریافت کرنی سہام ہر وارث مین

اگر چاہی کہ معلوم
کرے سہام ہر وارث کو پس چاہیے کہ نسبت دیکھی درمیان رؤس کی رؤس ثانی مین
اور پہر ضرب دیوی وفق رؤس یا رؤس کل کو رؤس مین اور پہر ضرب دیوی مضروب اسکا
کل کو اصل مسئلہ مین اگر عولیہ ہو تو عول مین اور اگر ردیہ ہو تو رد مین اور پہر ضرب دیوی
سہام رسیدہ ہر فریق مین پس نکل آئیگا سہام ہر واحد کا جیسا کہ مثال سات
بیٹیوں اور پانچ دادیوں اور پانچ چچا نے سمجھا جاتا ہے۔ اور وہ یہہ ہے

٢١٠		المسئلہ ٦ تصحیح ١٢٦٠
چچی چھہ نفر	دادیاں ٥ نفر	بیٹیاں ٠ نفر

فصل نوین بیان قواعد مناسخہ مین اگر کوئی وارث پہلی تقسیم ہونی ترکہ کی فوت ہوجاوے تو تقسیم کرنی ترکہ کو اوپر وارثون بطن اول کے مناسخہ کہتی ہین اور طریق اوسکا یہہ ہے کہ اگر ہوون وارث بطن ثانی کے بطن اول سے جیساکہ ہندہ فوت ہوئی اور اوسنی زوج اور دو بیٹی اور ایک بیٹے وارث چہوڑے پس فوت ہوا زوج پہلے تقسیم ہونی ترکہ سے اور چہوڑی اوسنی وہ ہے دو بیٹی اور ایک بیٹے پس اس صورت مین مسئلہ دو بیٹیون اور ایک بیٹے کی ساتہہ بنایا جاویگا اور زوج کو کالعدم جانا جاویگا۔۔

المسئلہ ٤ ہندہ

بنت	ابن	ابن	زوج کالعدم

اور اگر ہوون بطن ثانیمین وارث سوائی وارثون میت اوسکی پس تقسیم کیا جاویگا ترکہ بطن اول پر اور پہر قایم کیجاویگی علامت میت کی نیچے سہامون میت کے اور پہر کہینچی جاویگی ایک لکیر نیچے اوسکے اور کہا جاتا ہے سہامون میت کو کہ جسکو مافی الید کہتی ہین آخر لکیر کے پہر بنایا جاوے گا مسئلہ مثل بطن اولکی اور تصحیح کیا جاوے اگر پورا تقسیم ہوجاوے مافی الید اوپر رؤس کے بنایا جاوے مسئلہ مافی الید سے پس تصحیح ہوگا مسئلہ اوسی سے اور اگر نہ تقسیم ہو مافی الید تو بنایا جاوے مسئلہ اقل مخرج رؤس سے اور دیکہی نسبت درمیان مسئلہ اور مافی الید کے اگر موافقت ہو درمیان مافی الید اور مسئلہ کے تو ضرب دیوے وفق مسئلہ کو مسائل اوپر کے مین اور ضرب دیوی وفق مافی الید کو مسائل رسیدہ نیچیکی مین اور اگر تداخل ہو مسئلہ اور مافی الید مین تو ضرب دیا جاوے مقسوم علیہ مسائل نیچیکی مین اور اگر ہوگا مقسوم علیہ مافی الید تو ضرب دیجاوین مسائل اوپر کے اور اگر تباین ہو تو ضرب دیا جاوے تصحیح کل مسئلہ اوپر کی مین اور مافی الید مسائل رؤس نیچیکی مین مثال پورا تقسیم ہوجانے ترکہ کے —

مثال اول

المسئلہ ٣

المسئلہ	ابن عبداللہ	مستقیم	[illegible] عبداللہ	زینب	مافی الید
[illegible]	بنت فاطمہ		اخت	زینب	

مثال دوم توافق کی

المسئلہ ٤ (١٢)

المسئلہ	زوج	[illegible]	مافی الید
ام	ابن	ابن	بنت

مثال تیسری توافق کی

المسئلہ ١٢

زوجہ ربع ٣ — ام سدس ٢ — اخ ۷ عصبہ

المسئلہ ۶ عول ۹ — اخ — مافی الید ۶

بنت — عم — ام — اخیافی — اخ اعیانی

مثال چوتھی تداخل کی

المسئلہ ۱۲

ام ثلث — اب

المسئلہ ۲ اب — مافی الید ۲

زوجہ — ابن

مثال پانچوین تداخل کی

زوجہ — ام — اخت — ابن — اب

المسئلہ — تداخل — زوجہ مافی الید ۹

ابن

مثال چھٹی تباین کی

المسئلہ ۱۲ — ۹۶

زوجہ — ام — اب — ابن

المسئلہ ۲ تباین — زوجہ مافی الید

زوج — ابن

یہ مثال شکلون مذکورہ کو شامل ہی اور اسیطریق پر فتوی بھی لکھا جاتا ہے

المسئلہ — خدابخش مورث اعلی

زوجہ — ام کلثوم — ابن رحیم اللہ — بنت محمد — ابن کریم اللہ

المسئلہ ۶ توافق بالنصف — عدد — مافی الید ١٢

المسئلہ — مستقیم — کلثوم — مافی الید

زوج رحیم اللہ — بنت — ابن عم سعد اللہ

المسئلہ تباین رحیم اللہ — مافی الید

زوجہ — ام — ابن رحیم اللہ — عم علی کریم اللہ

٥٧٦

المسئلہ — زوجہ بنت — ابن کریم اللہ

الاحیاء

زوجہ ۲۰۷ — کریم اللہ ١٧٨ — سعد اللہ ۲۲ — عبد اللہ ١٦٨

باب پانچوان بیان مسائل متفرقات مین اور اسمین آٹھ فصلین ہین فصل پہلی تقسیم کرنے ترکہ یا قرضہ مین اوپر

وارثونکے اگر چاہی کہ تقسیم کرے ترکہ یا قرضہ کو درمیان وارثون یا قرضدارونکے

عمل اول ضرب دیوی سہام ہر وارث کو تقسیم کل ترکہ مین مگر اوسوقت کہ ہو مباینت میان ترکہ اور مسئلہ کے اور اگر موافقت ہو درمیان ترکہ اور مسئلہ کی پس ضرب دیوے سہام ہر وارث کو وفق ترکہ مین اور تقسیم کرے مضروب کو اوپر وفق تصحیح مسئلہ کے پس نکل آوے حصہ ہر فریق کا چنانچہ مثال اوسکی یہہ ہے

السدس العول ترکہ ۱۸ اور اگر بایں ہو ترکہ مین تو مثال اوسکی یہہ ہے

اخت لاب و ام | اخت علاتی | السدس | ترکہ

اور اگر قرضہ ہو اور اوسکو رسدی تقسیم کرنا چاہے تو اوسکو بھی بموجب قاعدہ مذکورہ سابقہ کے تقسیم کرے چنانچہ ایک مثال اوسکی بیان کیجاتی ہے

قرضہ ترکہ

تفصیل قرضخواہان

زید	بکر	خالد	عمر

فصل دوسری بیان خارج ہونے بعض وارثون درمیان فتاوی سے

صلح کرے ایک وارث سے اوپر کسی چیز کے پس نکالا جاویگا اوسکو درمیان وارثون سے اور تقسیم کیا جاویگا ترکہ اوپر باقی وارثون کے موافق سہامون ہونیکے اونکا بعدم .... جاویگا صلح چنانچہ مثال اوسکی یہہ ہے کہ ہندہ عورت مری اور اوسنے زوج اور مان اور چچا وارث چھوڑے پس اس صورت مین نصف زوجکو اور تہائی مان کو اور باقی چچا کو پہونچتا ہے مگر جبکہ صلح کرے زوج نے اوپر مہر زوجہ اپنی کے کہ ذمہ اوسکی واجب الادا ہے پس نکالا اوسکو درمیان وارثون سے اور تقسیم کیا ترکہ اوپر مان اور چچا کے السدس ۳ سدہ

فصل تیسری بیان حمل مین اکثر مدت حمل کی نزدیک ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے اور اصحاب اونکے کے دو برس ہین اور نزدیک لیث بن سعد کے تین سال ہین اور نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے چار برس ہین اور ... باتفاق

چھٹا حصہ مین اور رکھا جاوے نزدیک ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حصہ چار لڑکون یا لڑکیونکا
یعنی جونسا افضل ہو اور نزدیک ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے ایک لڑکیکا اور اسپر
فتویٰ ہے مسئلہ اگر جنا عورت نے بعد پورے ہونے مدت کے یا پہلی اوسی پس وارث
ہوگا اور صورتیکہ ہو حمل مورث سے اور اگر ہو غیر مورث سے پس نوارث ہوگا +
مسئلہ اگر نکلا بچہ وقت جننے کے جانب سر سے پس اعتبار کیا جائیگا چھاتیکا اور اگر
نکلا جانب پاؤن سے اعتبار کیا جائیگا ناف تک مسئلہ اگر جنا عورت نے حال یہہ کہ
حرکت کرتا تھا بچہ اور پایا بچہ نے حرکت وقت ولادت کے اور یا رویا پس وارث ہوگا
مسئلہ اگر جنی عورت نے دو بچہ ایک ذکر اور ایک انثی اور رویا ایک اونکا وقت
ولادت کے اور پھر فوت ہوگئے دونون اور نہ معلوم ہوا کہ کونسا اونکا رویا پس
تقسیم کیا جائیگا ترکہ درمیان دونونکے فصل چوتھی بیان مفقودین
مفقود اوسکو کہتے ہین جسکا حال نہ معلوم ہو کہ زندہ ہے یا موا اور اگر زندہ ہے تو کہان ہے
مسئلہ زندہ تصور کیا جاوے مفقود خاص اپنی مالمین اور نہ تقسیم ہوگا مال
اوسکا جبتک کہ خبر اوسکی مرنیکی نہ آوے یا مدت حیات نہ گذرے اور
مدت اوسکی نوے برس ہین اور جو وارث مفقود کا کہ قبل حکم فوت ہونے مفقود
کے فوت ہوا وہ ایسا سمجھا جائیگا جیسا کہ روبرو مورث کے فوت ہوا فصل پانچوین
بیان خنثی مشکل مین خنثی اوسکو کہتے ہین کہ جسکی پیشاب کی جگہہ مرد اور عورت کے
دونون ہوں پس اس صورت مین جس جانب سے کہ پیشاب کرتا ہوگا اوسیکا حکم
دیا جائیگا یعنے اگر فرج عورت سے پیشاب کرتا ہو تو عورت کے حکم مین رکھا جاوے اور اگر
جانب فرج مرد سے پیشاب کرتا ہو تو مرد کی حکم مین رکھا جاوے اور اگر دونو جانب سے
ایک دفعہ پیشاب کرتا ہو تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے لا ادری فرمایا ہے یعنی مین
نہین جانتا اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما نے کثرت پر حکم دیا ہے
اور یہ کل احکام قبل بلوغت کے ہین اور بعد بالغ ہونے کے علامتون مرد اور
عورت پر نظر کیجاویگی اگر علامتین مرد کے ظاہر ہونگے جیسا کہ عورت پر قادر ہونا

اور وہ لڑکیکا نکلنا پس حکم مرد کا دیا جاویگا اور اگر علامتین عورت کی ظاہر ہونگی جیسا کہ حیض کا آنا
اور خون کا بند اور جاری ہونا اور چھاتیون کا ابھرنا اور مرد کا اوسکی ساتھ غسل کرنا
پس اسوقت مین حکم عورت کا دیا جاویگا اور اگر اوسمین دونون علامتین موجود ہونگی
تو اوسکو خنثی مشکل کہتی ہین اور اس صورت مین امام ابوحنیفہ اوسکو کمتر حصونکا دیتی ہین چنانچہ
تین مثالین بیان کیجاتی ہین زید فوت ہوا اور اوسنے ایک بیٹا اور ایک خنثی مشکل وارث چھوڑے

المسئلہ ۳
ابن ۲ — خنثی مشکل ۱

دو تہائی بیٹی کو اور ایک تہائی خنثی مشکل کو دیا اور اگر متوفی نے
ایک بہن عینی اور ایک چچا اور ایک خنثی مشکل وارث چھوڑے

المسئلہ ۶
اخت عینی ۳ — عم ۲ — خنثی مشکل ۱

مسئلہ چہ سے بنا تین بہنکو اور ایک خنثی کو دو تہائی پورا کرنے کو اور باقی چچا کو۔ ہندہ فوت
ہوئی اوسنے زوج اور مان اور خنثی مشکل وارث چھوڑے

المسئلہ ۶
زوج ۳ — ام ۲ — خنثی مشکل ۱

پس اس صورت مین نصف زوجکو اور تہائی مانکو اور تہائی خنثی مشکل کو دیجئے **فصل چھٹی ذکر مرتد**
مین مرتد اوسکو کہتی ہین کہ جو دین اسلام چھوڑکر عیسائی یا یہودی یا مجوسی ہو جاوے
یا اور کوئی مذہب سوای اسلام کے اختیار کرلے پس اوسکو مرتد کہتی ہین اور نہ وارث ہوگا
مرتد ترکہ اہل اسلام سے اور اہل اسلام ترکہ مرتد سے مگر وہ چیز کہ پیدا کرے ہو مرتد فی
حالت اسلام مین **فصل ساتوین بیان حرقی اور غرقی اور ہدمی مین**
حرقی وہ ہے کہ آگ مین جلکر فوت ہو جاوی غرقی جو پانی مین ڈوب کر مرے۔ ہدمی جو دیوار
یا ملبہ مین دبکر مر جاوی **مسئلہ** اگر دو شخص جیسا کہ باپ اور بیٹا اور دو شخص ایسی کہ جو
باہم وارث ہوتے ہون ایک جگہ اور ایک وقت مین جلکر یا ڈوبکر یا دبکر فوت ہوگئی
اور ترتیب فوت ہونیکی نہ معلوم ہوئی کہ کونسا پہلے فوت ہوا اور کونسا پیچھے سو اوس
مال ہر ایک کا واسطے وارث ہر ایک کے ہوگا اور نہ وارث ہونگے آپس مین مگر
اوسوقت کہ تحقیق ترتیب فوت ہونیکے **فصل آٹھوین ذکر اسیر مین**
اسیر اوسکو کہتی ہین کہ کفار وقت لڑائی کے پکڑ کر لیجائین حکم اوسکا مثل حکم اور مسلمانونکی ہی تقسیم
ترکہ مین جبتک کہ حال تبدیل کرنے مذہب کا تحقیق نہو اور اگر تبدیل کرنا مذہب کا بخوبی ثابت
ہو جاوی تو حکم اوسکا مثل حکم مرتد کی ہی اور اگر کوئی کسیطرح کی خبر اوسکے حال سے نکلے

تو حکم اوسکا مثل حکم مفقود کی جانا جاسے — الحمد لله بحسن توفیقه قد وقع الفراغ
من تسطیر هذا الکتاب الشریف والتالیف المنیف المسمی بحاصل الفرائض
فی سنة احد وتسعین بعد الالف والمأتین من هجرة سید الثقلین
علیه اکمل التحیات وافضل الصلوة واعوذ بالله من شر الحاسد المخفی
والجلی بحرمة النبی وآله الصفی صلوات الله علیهم اجمعین برحمتك یا
ارحم الراحمین تمت

غلط نامہ حاصل الفرائض

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۸	[illegible]	[illegible]	۹	۱۶	اوراور	اور
۵	//	[illegible]	[illegible]	۱۰	[illegible]	کثر	کسر
//	۱۴	چہتا ہی	چہوتتا ہی	۱۱	۱۴	چہورے	چہوڑے
//	۱۲	[illegible]	[illegible]	//	۱۸	دادیکی	دادا کے
۷	۳	[illegible]	[illegible]	//	۲۰	[illegible]	مستحق
//	۲۳	[illegible]	[illegible]	۱۲	۶	کیوواسط	[illegible]
//	//	[illegible]	[illegible]	//	۱۵	[illegible]	الرد ۲
//	۱	[illegible]	تعصیبہ	۱۴	۱۲	رہین	رہی
//	۵	[illegible]	عصبہ	//	۱۶	۸۰/۲	۸/۲۰
۶	۶	قر	مقر	۱۵	۱۲	مافی اید	مافی الید
//	۱۲	[illegible]	مع الاثنین	۴	۱۳	ماق	ماقی
//	۲	[illegible]	بیٹیا بہنکا	اشتہار			

کوئی صاحب بلا اجازت مؤلف قصد طبع [illegible] تاریخ [illegible]

سیزدہ مسائل ١٣

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی انزل الکتاب للهدی والصلوٰۃ والسلام علی محمد المصطفیٰ اما بعد
[illegible] قاضی محمد عبد الباری سلمہ اللہ الباری میرٹھی کہتا ہے جبکہ
فقیر [illegible] مباحث الفرائض سے فارغ ہوا اول نیاز منزل میں
[illegible] اکثر لوگ مبتلا ہیں اور ان معاملوں
نہایت [illegible] اگر کوئی سمجھانے تو اوسکی بات سخت [illegible] یعنی
[illegible] مسائل [illegible] جوابات بادلائل آیات
بینات و احادیث [illegible] لکھکر [illegible] اثبات ہوا میرے
خدمت میں [illegible] ان بزرگوں کو ہماری سر پر سایہ گستر رکھے
[illegible] فقیر کو ممنون منت و مشکور احسانات کیا امید
کرتا ہوں صاحبوں کی [illegible] ناظرین [illegible] مسئلہ [illegible] عمل کرکے خود ماجور اور فقیر کے لیے
مغفرت [illegible] سوال [illegible] بعد [illegible] اصل فتوہ منتبہ ہوا [illegible]
اشاعت کی یہہ دیباچہ لگا کر موسوم بہ سیزدہ مسائل کیا اور قصد طبع میں لایا
ما علینا الا البلاغ۔ پہلا سوال ایک شخص کہتا ہے کہ ہماری خاندان میں بیٹی کو حصہ نہیں
دیتی ہیں اور ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے جواب اس قسم کے کلمات سے آدمی

کافر ہو جاتا ہی اور یہی قول کفار عرب کا تہا چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے جواب قول
کفار مین ہرگاہ کہ کہتی تہی انا وجدنا علیہ اباؤنا تردید کرنی اور جہلانی قول
اونہی کفار مین ولوکان اباؤہم لا یعلمون اور ہرگاہ کہ حق ہین اور بیٹیا میں نص سی کہ اول
دلیل دلایل شریعت سی ہی ثابت ہوا جیسا کہ فرمایا اللہ برتر نی فان کن نساء فوق
اثنتین فلہن ثلثا ما ترک وان کانت واحدۃ فلہا النصف ترجمہ پس اگر ہون عورتین زیادہ
دو سے پس واسطی اونکی دو تہائی ہی اور اگر ایک ہو پس واسطی اوسکی نصف ہی اور
منکر نص کا کافر ہی سوال جو شخص کہ بموجب فرایض اللہ کے تقسیم کرنے ترکہ میت کے
کرے اور کہے کہ مجکو فرایض کی رو سے تقسیم کرنا منظور نہین تو اوس شخص پر کفر عاید ہوتا ہے
یا نہین جواب ایسا آدمی کافر ہے کسواسطی کہ فرمایا اللہ پاک نے کلام مجید میں فلا
وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ترجمہ [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نہین ایمان لاوینگے جبتک [illegible]
[illegible] کہ جہگڑین فائدہ جبکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] جو
[illegible] فیصل کرتی تہی [illegible] شریعت [illegible]
اور جو شخص [illegible] کافر ہے سوال ایک وارث [illegible]
[illegible] جواب اس قسم
کی [illegible] برادری [illegible] شرح وقایہ کی
کتاب الصلح مین اذا کانت [illegible] واحد [illegible] ترجمہ ہرگاہ
کہ فوت ہوا ایک شخص اور چہوڑا [illegible] ترکہ پس بری ہوا ایک وارث
سواسے دیگر ورثا ہی کی حصہ اپنی سی نہین صحیح ہے کسواسطی کہ یہ بریت سے
عینی ہی اور ذکر کیا شرح وقایہ مین [illegible] الصلح بطریق الابراء لا یجوز
لان الترکۃ اعیان والبراءۃ عن الاعیان لا یجوز ترجمہ صلح بطریق
بریت کی جایز نہین کسواسطی کہ ترکہ عینی ہی اور بریت عینی سی جایز نہین
سوال جو شخص کہ جان بوجہکر کسیکا حق حصہ دبا لیوے تو روز قیامت [illegible]

کیا حال ہوگا جواب روز قیامت ایسی شخص کا بہت برا حال ہوگا جیسا کہ
وارد ہوا حدیث صحیح اور روایت صریحہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من اخذ شبرا من الارض ظلما فانه یطوقه یوم القیمة من سبع ارضین ترجمہ
جس شخص نے لیا ایک بالشت زمین از راہ ظلم کی پس تحقیق طوق ڈالا جاوے گا
اوسکو ساتوں زمینوں کا روایت کیا اسکو بخاری نے اور ایک حدیث میں آیا ہے
من اخذ من الارض شیئا بغیر حقه خسف به یوم القیمة الی سبع ارضین
رواه بخاری ترجمہ جس شخص نے لی زمین سے کوئی چیز سوای حق اپنے کے دہنسا
جاوے گا اوسی زمین میں دن قیامت کے ساتوں زمین تک اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایما رجل ظلم من الارض کلفه الله عزوجل ان یحفره حتی یبلغ
اخر سبع ارضین ثم یطوقه الی یوم القیامة حتی یقضی بین الناس
رواه احمد ترجمہ جس شخص نے ظلم کیا تہوڑا زمین کی تکلیف دیگا اوسکو اللہ برتر اس بات کی کہ کہودے
اوسکو یہانتک کہ پہونچی ساتوین زمین کے پہر اوسکے گلی میں ڈالے جاینگی وہ
زمین قیامت میں یہانتک کہ فیصلہ کیا جاوے لوگوں میں روایت کیا احمد نے سوال
نابالغ اور مجنونکا حصہ کسکی سپرد کیا جاوے اور وہ اوسکو کس طرح صرف کرے اور
وصی بھی اپنی صرف میں بہی لانا جایز ہے یا نہیں جواب مال نابالغ اور
مجنونکا ولیکی سپرد کیا جاوے اور ولی نابالغ اور مجنونکا دربارہ مال اور نکاح کے
صرف باپ پہر جد ہے اور حق مال میں فقط وصی اجنبی ہے اور باقی عصبات وغیرہم صرف
نکاح میں ہیں نہ مال میں جیسا کہ اشباہ میں ہے الولی قد یکون ولیا فی المال
والنکاح وهو الاب والجد وقد یکون ولیا فی النکاح فقط وهو سائر العصبات
والام وذوی الارحام وقد یکون فی المال فقط وهو الوصی الاجنبی انتہی
اور وصیکو چاہی کہ مال نابالغ اور مجنونکو بیجا صرف نکرے اور اگر ولی مفلس ہو تو اوسکو
بقدر حاجت کی اپنی صرف میں لانا جایز ہے اور اگر غنی ہو تو اپنے صرف میں نہ
لاوے اور جسوقت کہ یتیم بالغ اور مجنون ہوشیار ہو تو مال اونکا اونکو دیا جاوے

سامنے اونکے سپرد کیا جاوے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اول رکوع سورہ نساء مین وا
وابتلوا الیتمی حتی اذا بلغوا النکاح فان انستم منهم رشدا فادفعوا الیهم
اموالهم ولا تاکلوها اسرافا وبدارا ان یکبروا ومن کان غنیا فلیستعفف ومن
کان فقیرا فلیاکل بالمعروف فاذا دفعتم الیهم اموالهم فاشهدوا علیهم وکفی باللہ حسیبا
ترجمہ اور آزماؤ تم یتیمونکو جب تک پہونچین وہ ایام بلوغت کو پس اگر معلوم کرو اونمین
ہوشیاری پس اونکے مال اونکو دیدو اور مت کہاؤ تم اونکے مال اسراف کرکے اور
جلدی سی بخوف اسکے کہ بڑے ہو جاوین اور جو شخص ہے تونگر تو بچتا رہے
اور جو شخص ہے فقیر پس چاہئے کہ کہاوے دستور کے ساتھ اور جب اون یتیمونکے
مال اونکو دو تم تو شاہد مانو اوپر اور کافی ہے اللہ حساب سمجھنے والا سوال ۶
جو لوگ کہ یتیمونکا مال جبرا کہاتے ہین اونکو روز قیامت کے کچھ عذاب ہوگا جواب اونکا
ٹھکانا دوزخ ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان الذین یاکلون اموال الیتمی
ظلما انما یاکلون فی بطونهم نارا وسیصلون سعیرا
ترجمہ تحقیق وہ لوگ کہ کہاتے ہین مال یتیمونکا از راہ ظلم کے سوای اسکے نہین کہ کہاتے
ہین پیٹون اپنونمین آگ اور قریب ہے کہ داخل ہونگے دوزخمین سوال ۷ وصیت
وارثونکی حق مین جایز ہے یا نہین جواب نہین مگر اوس وقت کہ جایز رکہین اوسکو
دیگر وارثان جیسا کہ نقل کیا شرح وقایہ مین لا تجوز الوصیۃ للوارث عندنا الا ان
یجیزه الورثۃ ترجمہ نہین جایز ہے وصیت واسطے وارث کے نزدیک ہمارے مگر یہ کہ جایز
رکہین اوسکو دیگر وارث سوال ۸ اگر غیر وارث کے حق مین وصیت کرے تو وصیت
کس طرح دیجاوے جواب تہائی مال باقی ماندہ صرف تجہیز تکفین و ادای قرض
موصی لہ کو دیا جاوے جیسا کہ نقل کیا شریفیہ شرح سراجی مین بعلہ وتنفیذ
وصیتہ من الثلث ما بقی بعد الدین لا من ثلث اصل المال لان ما تقدم
من التکفین وقضاء الدین صار مصروفا فی ضرورۃ التی لا بد لہ
ترجمہ ابتدای حاجت جاری کرنے تہائی اوس چیز سے کہ باقی رہی بعد دینے

قرضہ سے نہ تہائی اصل مال سے سواسطے کہ مقدم ہے کفن دینا اور دفن کرنا
اور ادا کرنا قرضہ کا پس تحقیق ہوگا صرف بیچ ضروریات اوسکی کی کہ ضرور ہے
واسطے اوسکی **سوال ۹** لیپالک کا شریعت مین کچھ حق حصہ ہے یا نہین اور بیٹا بنانی سی
بیٹا ہوجاتا ہے یا نہین **جواب** لیپالک کا شریعت مین کچھ حق حصہ نہین ہے سواسطے
کہ حقدار ترکہ کے یہہ ہین اصحاب فرض اور عصبات اور ذوی الارحام اور مولی الموالات
اور مقر بالنسب اور موصی لہ کہ جسکی واسطے کل مال کی وصیت کی گئی ہو اگر کوئی نہو
تو بیت المال مین داخل کیا جاوی اور اگر بیت المال نہو تو مصرف بیت المال مین صرف
کرے جیسا کہ ذکر کیا سراجی مین **یقسم الباقی بین الورثة بالکتاب والسنة الخ**
اور بیٹا بنانی اور کہنی سی بیٹا نہین ہوتا ہے جیسا کہ واضح ہوا ہے قصہ زید متبنی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نقل کیا تفسیر احمدی مین تحت آیۃ ادعوہم لآبائہم
ہو اقسط عند اللہ کہ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ متبنی حقیقت مین بیٹا نہین ہے اوسکی عورت
حرام نہین ہوتی اور نہ اوسکا نفقہ واجب نہین اور ترکہ نہین پہونچتا **سوال ۱۰**
بیٹے نکاحی سی جو اولاد ہو اوسکو بھی کچھ حق حصہ پہونچتا ہے یا نہین **جواب**
نہین جیسا کہ واضح ہوا حدیث سی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل عاہر
بحرة او امة فالولد ولد الزنا لا یرث ولا یورث ترجمہ جس مرد نے زنا کیا حرہ
یا لونڈی سے پس اولاد اوسکی اولاد زنا کی ہے اور اولاد زنا کی نہ وارث ہوگی
اور نہ وارث دیا جاوی اور دوسرے جگہہ فرمایا النکاح فرق بین الحلال والحرام ترجمہ نکاح
فرق کرنیوالا ہے درمیان حلال اور حرام کے [illegible] معلوم ہوا کہ [illegible] بغیر نکاح
والی سے صحبت کرے وہ حرام کیا اور جو اولاد [illegible] پیدا ہوئی وہ زنا کی
ہوئی اور نہ وارث ہوگی اولاد زنا کے ترکہ زانی سے اور نہ وارث ہوگا زانی
ترکہ ولد الزنا سے **سوال ۱۱** ایک وارث نے منجملہ دیگر ورثا کے بموجب
رسم اور رواج ہندوستان کے خرچ تیجہ اور دسوین وغیرہ کا اپنے
پاس سے اٹھایا پس یہہ خرچ صرف تجہیز تکفین مین شمار ہوگا یا نہین

جواب یہ صرف تجہیز تکفین مین شمار نہو گا اور نہ صارف دیگر ورثا سی
مجرا پانیکا مستحق ہو گا کس واسطے کہ صرف تجہیز تکفین شریعت مین ایک شے
معین ہے نہ بالعموم جیسا کہ واضح ہوتا ہے عبارت سراجی سے یتعلق بترکۃ
المیت حقوق اربعۃ مترتبۃ الاول یبدأ بتکفینہ وتجہیزہ من غیر تبذیر ولا تقتیر
ثم یقضی دیونہ ترجمہ متعلق ہین ساتھ ترکہ میت کے چار حق ترتیب
وار اول ابتدا کرنے ساتھ کفن دینے اور دفن کرنے کے سواے فضول
اور کمی کرنیکے پھر ادا کرے قرضہ اور کہا محمد شریف شارح سراجی نی یج
شرح اپنی کے وذلک اما باعتبار العدد فتکفین الرجال باکثر من ثلثۃ اثواب
والمرأۃ باکثر من خمسۃ تبذیر ترجمہ اور یہ
یا باعتبار شمار کے ہے پس کفن دینا مرد کو زیادہ تین پارچے اور
عورت کو زیادہ پانچ پارچے فضول ہے فائدہ ہر گاہ کہ کلام کیا شارح
نے زیادتی کرنی ایک پارچہ مین چہ جائیکہ اس قسم کی اصراف کو شامل کرنیکے امید
رکہین اور دیگر ورثا سے مجرا پانے کا دعوی کرین ہرگز ہرگز مجرا پانیکی
مستحق نہونگے سوال ۱۲ زید مقروض ہوا اور کچھ ترکہ نہین چھوڑا پس ورثا ی
زید سے داین کو دعوے پہونچتا ہے یا نہین جواب نہین جیسا کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فمن مات وعلیہ دین ولم یترک وفاء فعلی قضاءہ
ومن ترک مالا فلورثتہ جو شخص مرا اور اوس پر قرض رہا اور نہین چھوڑی
اوسنے کوئی چیز کہ دیا جاوی قرضہ اوس کا پس مجہ پر ہے ادا کرنا
اوسکا اور جسنی چھوڑا ترکہ پس وہ واسطے وارثون اوسکے کی ہے الغرض
اس صورت مین وارث سے کچھ مطالبہ نہین پہونچتا ہے سوال ۱۴
مہر جو بود کا تقسیم ترکہ پر مقدم ہے یا نہین جواب مہر جو بود کا تقسیم
ترکہ پر مقدم ہے المہر مقدم علی الارث کذا فی فتاوی تاتارخانیہ
ترجمہ مہر مقدم ہے اوپر میراث کے اور وصیت کی جیسا کہ فتاوی تاتارخانیہ

المجیب لکل ثلث وعشر مسئلۃ الاجوبۃ المذکورۃ صحیحۃ لاریب فیہا وحیث عفی عنہ

اضعف الطلبا محمد عبد الواحد عفی عنہ الاجوبۃ المرقومۃ صحیحۃ لامریۃ فیہا

نذیر حسین ۱۲۸۱ محمد

سید احمد حسن ۱۲۸۹

محمد

محمد یعقوب

حسین

ہذا ہو الحق
محمد عبد اللہ

صح الجواب
محمد ابو عبد الرحمن عفی عنہ

الجواب صحیح
فضل الکریم عفی عنہ

المجیب مصیب
محمد نذیر علی عفی عنہ

عبد الحلیم محمد ۱۲۹۱

الجواب صحیح
محمد عبد العزیز

الجواب حق والمجیب محقق
محمد بن محمد حسن عفی عنہ

المجیب مصیب ذلک کذلک
محمد حمید عفی عنہ محمد تراب علی سنا چوری عفی عنہ

من اجاب فقد اصاب
عبد اللطیف عفی عنہ سہسپوری

اصاب من اجاب
محمد علی لاہوری

تقریظ از نتائج طبع شریف عالم بے بدل مولوی عبد اللطیف تلمیذ منبع فیض وا لجود مولوی محمد یعقوب المعی اللہ فیوضہم الی یوم الموعود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لاکھہ لاکھہ شکر اوس جناب پاک کا کہ جنے ہمیں علم فرایض سکہایا او علما کو ورثۃ انبیا بنایا اور بیشمار احسان اوس رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ جنہوں نے ہمیں سیدہے راہ مستقیم پر لگایا اور علم فرایض کو نصف العلم فرمایا حمد وصلوۃ کی بعد نیاز مند بارگاہ رب کریم عبد اللطیف ذوکر ائیم سہسپور کا رہنی والا تمام اہل ایمان کو مژدہ راحت بخش سناتا ہی علم دین کی ترغیب دلاتا ہے کہ ان دنوں ایک مسئلہ مشفق شفیق بدل رفیق مقبول حضرت صمد جناب مولوی قاضی محمد عبد الواحد سلمہ نی ایک رسالہ عمدہ علم

علم فرایض مین تصنیف فرمایا جسکی مطالعہ سے دل مین سرور آنکھونمین نور آیا اور اوسکی آخر مین تیرہ مسئلہ مع جوابات صحیحہ ثبت فرمائے جو علمائے دین کے مواہر شریف سی حلیۂ طبع مین آئے واقعی یہ رسالہ اس قابل ہی کہ اگر اسی حرز جان بنائیے تو زیبا ہے اور آنکھون سی لگائیے تو بجا ہے اسمین علم فرایض کے عمدہ مسایل کی بحث زینت دہ تحریر ہی حقیقت مین یہہ رسالہ یوصیکم اللہ فی اولادکم کی تفسیر ہے علم فرایض کو اور علوم پر ترجیح ہے ایسی ہی اس رسالہ کی فضیلت اور علم کی رسالو پر صریح ہی جبکہ میری محب قلبی خیر خواہ خلق اللہ شیخ رحیم اللہ کو فائدہ رسانی خیال آیا اپنی مطبع چشمۂ فیض مین بکمال صحت و طرز اسلوب چھپوایا جو ہر شناسان مسایل فرایض کو اعلام ہے یہ اعلان ہی کہ اس کو ہمرہی ہا کو بطور ہدیہ دست بدست لیجائین ایسا ہو کہ اسکی خریدی مین تغافل فرما کر حسرت کا رنج اوٹھائین یہہ رسالہ ایسی اشتیاق ہاتھ جاتا ہے اطراف وجوانب سے خریدارونکا رسالہ آتا ہی چند روز میں یہ رسالہ ہاتھ نہ آئیگا تفصیل و ما علینا الا البلاغ المبین فقط

قطعہ تاریخ طبع ذکی رونق بزم سخنوری مخدومی مکرمی حافظ امداد احمد متخلص بظہور ... میرٹھی سلمہ اللہ الی یوم البعث والنشور بالتواتر

چو قاضی عبد الاحد عزیز اہل کلام
خوشا کتاب نشانی پی خواص و عوام
پر از ستانت انداز و خوبی تقریر
چو گشت باہمہ ترتیب شہرہ در اسلام

نوشت نسخۂ زیبا بطرز نیک انجام
خوشا بخوبی تحقیق انتخاب عجب
بری ز دقت تعقید و وہم طول کلام
کلید علم فرایض بگفت بے سر و د

ہر آنکہ دید پسندید و آفرین
خوشا بعلم فرایض بشرح و
سروش گشت جازت و
ظہور خاک رہ سرور شفیع انام

خاتمۃ الطبع خدا کا شکر ہے کہ بعد طبع کتاب لاجواب مخزن اللہ محاصل الفرائض جو بادلائل موسوم بہ سیزدہ مسائل باہتمام و انتظام بندہ ناکارہ از اضعف العباد ایزد بخش بندۂ رحیم بخش بتاریخ چہارم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۹۳ ہجری کو مطبع چشمۂ فیض واقعہ بڈانہ دروازہ متصل سرائی لال بانکی رام حسب الارشاد ہزار جانفشانی طبع مین آئی کوئی اجازت تحریری مصنف سی بنامی قصد طبع ولیمین تاآنکہ دستخط مصنف مطلوب ہون طلبکری